

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224815

UNIVERSAL
LIBRARY

ترجمہ اسپچ

جو

سرجان ہیویٹ صاحب بہادر لٹننٹ گورنر ممالک متحدہ انگریز و اودھ نے

بمقام لکھنؤ

دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد نصب کرنے کے موقع پر

۲۸ - نومبر ۱۹۰۸ء کو

ارشاد فرمائی

حسب ایام مجلس انتظامیہ ندوۃ العلماء

محمد ابراہیم خان کی مطبع شمس الکریمین

محمد بشیر الدین خان نمبر کے اہتمام سے چھپی

دارالعلوم ندوۃ العلماء



صاحبو۔

میں نے آپ کے اُس ایڈریس کا ترجمہ بہت شوق سے سنا جس کا اسل
 آپ نے میرے پاس اپنی شرح تشریف کی زبان عربی میں پیش کیا ہے ۔
 آپ کا ندوہ جیسا کہ اُسکے نام سے ظاہر ہوتا ہے ۔ ابتداً علم الہیات کے درس کی
 منہج سے قائم ہوا تھا مگر جو حال اُسکے اغراض و مقاصد کا آپ نے بیان کیا اُس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ندوہ نے بدین غرض کہ تغیرت زمانہ کے مطابق ترقی کرے اور
 زمانہ موجودہ کے حالات و ضروریات کے لئے موزون ہو جاوے نہایت عقلمندی سے یہ
 امر طے کیا ہے کہ اپنے منشا کو کارروائی کو بہت دیر میں لاٹوش صاحب بہادر نے
 جو مجھ سے پیشتر اس منصب افتخار کو زری پرمتناز تھے آپ کے ایک ایڈریس کے جواب میں
 جو اہل وقت سے چھ سال پیشتر آپ نے دیا تھا یہ فرمایا تھا ” آپ کا منشا وہ مقصد تعلیم سے تعلق رکھتا
 ہے یعنی تعلیم و نیوی کا اوصاف مذہبی و اخلاقی کے حصول کے ساتھ شریک کیا جانا ۔
 یہ مقصد نہایت اعلیٰ ہے ” بیشک آپ نے جو مقاصد ندوہ کے قائم کئے ہیں یعنی تعلیم کی
 ترقی اور نصاب تعلیم عربی کی اصلاح اور مسلمانوں کے اخلاق کی درستی اور علمائے دین کے

باہمی اختلافات کا دور کیا جانا اور مسلمانوں کے عام فلاح و بہبود کی ترقی میں نہ صرف اس
 قابل بنیں کہ پیروان مذہب اسلام انکی حمایت اعانت کریں بلکہ یہ ایسے کل شخص کی نہایت
 و اعانت کے بھی قابل بنیں جو دوسرے مذہب کو صدق دل سے مگر بغیر متعصبانہ طور پر جانتے
 ہیں۔ آپ پولیٹیکل یعنی سیاست ملک کے معاملات احترام کرتے ہیں اور مذہب کے قیام کے
 متعلق قواعد میں سے ایک یہ ہے کہ آپ پولیٹیکل معاملات سے کچھ تعلق نہ رکھیں گے جو
 اس حالت کے کہ گورنمنٹ خود کسی مسئلہ کی نسبت آپکی رائے دریافت کرے۔ یہ شکر بہت
 خوشی ہوئی کہ آپ نے گورنمنٹ برٹانیہ کی نسبت خیالات فاشکاری کا اظہار ایسے صفات
 الفاظ میں کیا ہے جسکے معنی میں کچھ شک نہیں ہو سکتا ہے اور جو بالکل یقین ہے کہ آپ کے
 اندہ اپنا اثر اس طرح ڈالے گا کہ حکام کی تائید ہو اور فساد و خیالات بلاتریشی کی مخالفت کی جائے
 آپ کی جماعت کو جو بہ لحاظ اپنی شہرت ہی کے تبدیلیات و تغیرات کے خلاف ہے حالات
 موجودہ کی سخت ضرورتوں کے باعث یہ تجویز اختیار کرنی پڑی ہے کہ عربی تعلیم کے
 انصاف قیام میں اس طور پر ترمیم کرے کہ آپکی مذہبی زبان کے طلبہ ایک متکامل یورپ کے
 سائنس اور علم ادب و فنون کی بھی تعلیم پائیں جو زمانہ حال میں ملک ہند کیلئے نہایت ضروری
 ہوئی ہے مگر جس سے آپ کے ہم مذہب گزشتہ پشتوں میں بہت ہی کم بہرہ منہ رکھے۔
 دس سال ہو سے ایک دارالعلوم ابتدائی مدرسہ عربی کے طور پر قائم کیا گیا تھا۔ یہ جد ترقی پانچ

بنسبت پیشتر کے زیادہ اعلیٰ درجہ کا رہ ہو گیا اور آج کے دن ہم ان عمارات کا سنگ بنیاد
 نصب کر چکے لئے جمع ہوئے ہیں جو آپ کے کالج یعنی اعلیٰ درالعلوم کا مقام ہو نگلی صاحب
 ڈائرکٹر مشیت تعلیم سے یہ معلوم ہو کر محکومائیت مسرت ہوئی کہ مشہور عالم زبان عربی ڈاکٹر
 بارود صاحب کی اس مین آپ کا مدرسہ عربی مملکت متحدہ مین سب سے بہتر اور مکمل ہے۔ عرب
 آئینہ سرین عربی بطور مروج زبان کے سمائی جاتی ہے اور علم ادب عربی کی محض لذت تحصیل
 علم تعلیم بجاتی ہے مین یقین کرتا ہوں کہ کل ملک ہندوین عربی ایسا مدرسہ اعلیٰ عربی زبان
 مولویوں کو درس دینے کی تعلیم دجاتی ہے۔ آپ کا منشا یہ ہے کہ یہاں کے طلبہ کو تہذیب
 و تعلیم دی جا اور انہیں امانت دیانست اور وفا شعاری کے خیالات قائم کئے جائیں۔ اس کے
 ساتھ ہی چونکہ آپ کی اس مین قوم مسلمانان کی سبوتاژینہ بلحاظ تمدن و اخلاق اس اثر
 پر مرتبہ ہے جو جماعت علماء و علم لوگوں کو نال سکتی ہے جو سب سے آپ نے یہ دانشمندانہ فیصلہ کیا کہ طلبہ کو
 یہ موقع دیا جائے کہ نہ ہی تعلیم کے ساتھ ساتھ علوم جدید بھی کچھ بہرہ یاب ہوں جنکے بغیر دوسری قوموں کے تعلیم
 لوگوں کی برابر نہیں کر سکتے مین فصاحت تعلیم مین علم ادب انگریزی انخل ڈیگرا انگریزی کی تعلیم کم از کم دی تواریکی ہر دو چیز
 کہ بنیادی چاہئے تمام عربی تعلیم کی طرف زیادہ توجہ دجاتی ہے۔ آپ کی اس خواہش سے کہ ملاؤں اور غلطوکی تعلیم مین دینی
 علم ہی شامل کر دئے جائیں آپ کا منشا یہ ہے کہ ان لوگوں کے لئے جو اب بھی قدیم اسلامی طرز کی تعلیم
 زیادہ پیش کرتے ہیں کاروبار معاش کی تعلیم کا اس سے بہتر سامان کر دیا جائے جیسا کہ منہا

ایسے علوم کی تحصیل میں مصروفیت ہو سکتا ہے جنہیں محض قدامت ہی کے باعث علم سائنس جدید کی طرف سے بے پروائی بلکہ مخالفت بھی ہے۔ دینی تعلیم

حال میں یونیورسٹی لہ آباد کے جلسہ کانوکیشن میں جو تقریر میں نے کی اُس میں زمانہ موجودہ کے اُس میدان کی نسبت کہ تعلیم کو مذہب سے بے تعلق کر دیا جائے، افسوس ظاہر کیا تھا۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں یہ بیان کیا کہ آپ کا سب سے اہم و ضروری کام یہ ہے کہ عموماً تعلیم عربی میں اصلاً کی جائے اور سطح ایسے علمائے زمانہ حال کی ضروریات کے موافق طیارے کے جائیں جو عام خلائق کی معاملات مذہبی میں ہدایت کریں۔ آپ کی یہ کوشش کہ اُن لوگوں کو جو آپ کے دارالعلوم میں ٹیچرز جہان تک کہ طرز قدیم کے ساتھ ساتھ ممکن ہو ایسی تعلیم دی جائے جو نسبت سابق کے بہتر اور زیادہ وسیع خیالی پر مبنی ہو آپ کی قوم کیلئے بہت مفید کام ہے جس کی سخت ضرورت تھی اور یہ ایسا کام ہے جو صدق دل سے اعانت و دروصلہ افزائی کے قابل ہے۔ اُس تقریر میں جبکہ میں نے ابھی ذکر کیا میں نے یہ ظاہر کیا ہے کہ میں عموماً اُس تجویز اور اسی قسم کی ایسی دوسری تجویز دیتے ہمدردی اور اتفاق رکھتا ہوں جن کا مقصد یہ ہے کہ علم کے ساتھ نیک خلقی و پاک لہی کو شریک کیا جائے اور تعلیم سے مذہب کو الگ کر دینے کے میلان کو روکا جائے۔ ملک ہند میں گورنمنٹ برٹانیا نے یہ عہد کر لیا ہے کہ بلحاظ مذہب کسی کی جانب داری نہ کر لی جائے مگر اس اصول میں اس خلل نہیں آتا ہے کہ آپ کی سی جماعت متعلقہ علوم مذہبی کو اس غرض سے امت

دی جائے کہ مذہبی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم بھی دیا کرے بشرطیکہ وہ امداد جو گورنمنٹ سے ملے
محض دنیوی تعلیم کی اغراض کے کام میں لائی جائے اور مذہبی تعلیم اور دنیوی تعلیم میں صاف
فرق کر دیا جائے اور جو جیسے دنیوی تعلیم کی غرض سے ہوں انکا ایسے عمدہ داران گورنمنٹ
کو جو معائنہ کی غرض سے مقرر کئے جائیں ہر وقت معائنہ کرنے دیا جائے۔ ان خیالات کے لحاظ سے
اور اس اُمید سے کہ آپ کے دارالعلوم سے ایسے عربی و فارسی کے عالم دستیاب ہونگے جو
اسکولوں میں پڑھانے کے کام کیلئے مفید ہو سکتے ہیں گورنمنٹ نے یہ تجویز کر لیا ہو کہ آپ کو وہ زمین
دے جس پر اس وقت ہم سب موجود ہیں اور آپ کے دارالعلوم کے قائم رکھنے میں مدد دینے
کیلئے سالانہ رقم عطیہ دے۔

ایسے دارالعلوم میں جبکہ مقصد تعلیم ایسی جیسی کہ مذہب دینا چاہتا ہے کچھ عجیب نہیں ہے
کہ آئندہ زمانہ میں ایسی استعداد کے عالموں کا فرقہ پیدا ہو جو وحی و الامام کی سائنس زمانہ حال کے
ساتھ اور روایات کی ایجادات کے ساتھ اور پرانی کتب دین کی نئے خیالات کے ساتھ مطابقت
اتحاد و ظاہر کر سکیں۔ ایسی جماعت علما کی ضرورت اس وقت بھی اس غرض سے ہے کہ وہ ختمِ افکار
پیدا نہ ہونے دے جائیں جو ہمیشہ درمیان اُن لوگوں کے جو سخت اصول کے پابند ہیں اور
اُن کے جو تعبیر و رعایت کرتے ہیں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

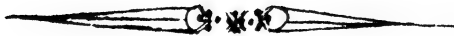
بے تعلیمی و تعصب ترقی و اصلاح میں سب سے زیادہ خلل انداز ہوتے ہیں اور اس سے نہ صرف

رعایا بلکہ حاکم کو بھی بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ ایسے وسیع ان خیال علمائے مذہبی کی جماعت
 پیدا ہو جسکے اثر سے ضرور ان اشخاص کثیر التعداد کی ترقی اور تہذیب میں مدد ملے گی جو علماء سے ہدایت
 چاہتے اور شہرہ کی ایک تہ میں۔ آپ سب صاحب اس سے واقف ہیں کہ ممالک مشرقی اور غربی
 دونوں میں اختلافات یہی سے دنیا کی ترقی میں خلل پڑتا رہتا ہے اور ملک انگلستان کی تواریخ
 میں بہت جنگ و جدل و نزاعات کا حال لکھا ہے جو اختلافات یہی سے پیدا ہوئے۔ مجھے
 اسکی اُمید معلوم ہوتی ہے کہ اب زمانہ آگیا ہے جس میں لوگوں کو دوسروں کے عقاید و رسوم کا پاس و
 لحاظ ہوتا جاتا ہے اور اب لوگ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ایسا اتفاق و اتحاد جو باہمی درگزر و حل و حل
 سے پیدا ہوتا ہے رفہ عام کے لئے بہ نسبت اس کے زیادہ مفید ہے کہ ہر فریق اور فرقہ اپنے
 ہر ایک عقیدہ کی تعمیل پر جواہر وہ نہایت ضروری نہ بھی ہو پورا زور دے اور اصرار کرے۔ گو اس
 دوسروں کو ملال ہو بچنے کا اندیشہ ہو۔ ابھی دو ہی روز ہو گئے کہ دولت برٹانیہ کے وزیر سر
 تعلیم سے یہ معلوم ہوا کہ انکو یہ توقع ہے کہ نئے مسودہ قانون متعلقہ تعلیم عام میں جو ابھی پارلیمنٹ
 کے ہاؤس آف کامنس (یعنی جماعت قائم مقامان عوام) میں پیش ہوا ہے ایسا تصفیہ
 باہمی داخل ہو گا جو متعلق قسم کا ہو گا کیونکہ کسی ایک فریق کو دوسرے پر غلبہ نہیں ہوا ہے اور
 اس میں سب نے دوسروں کے خیالات کے لحاظ سے روایات مد نظر رکھی ہیں۔ آپ صاحبوں کو
 معلوم ہے کہ لکھنؤ میں شیعہ اور سنہیوں کے نزاعات کی وجہ سے جو عرصہ سے ستم طوری پڑے

آتے ہیں اضطراب پریشانی پیدلی ہے۔ آپ نے فخر کے ساتھ جو بالکل بجا ہے بیان کیا ہے کہ دارالعلوم کے طلباء اور مدرس ان قابل افسوس اور حقیر جھگڑوں میں شریک نہ ہونے سے محترز ہے ہیں اور نیز یہ بیان کیا ہے کہ آپ کے ندوہ کے علما ہمیشہ صلح و اتحاد کا وعظ و نصیحت کرتے رہے ہیں۔ ہر دو فرقوں کے درمیان جن معاملات کی نسبت نزاع ہو انکی تحقیقات اسوقت ایک منصف عدالت کر رہی ہے اور مجھے توقع ہے کہ وہ ایسا تصفیہ کر سکیگی جسے یہ اختلافات ہمیشہ کیلئے جاتے رہینگے۔ اب ایسا زمانہ ہے کہ ہر دون مذہب اسلام کو مناسب کر کے اتفاق کر کے چھوٹے چھوٹے امور باعشا اختلاف کو فراموش کر دیں اور اتفاق و متحد ہو کر کل قوم کی عام بہبود و رفاه کے لئے سعی و کوشش کریں۔ میں توقع کرتا ہوں کہ کل صاحبان ذی رُوح جو آج یہاں موجود ہیں پوری کوشش جو انکے امکان میں ہے اس غرض سے کریں گے کہ اس کمیٹی کی سعی و محنت کا جو فی الحال منعقد ہے یہ نتیجہ ضرور نکلے کہ مستقل قسم کا تصفیہ امور نزاعی کا ہو جائے۔

جس چاکر گرجوشتی سے آپ صاحبان نے میری مدد کی تعظیم کی ہے اسکا میں مشکور ہوں اور آپ کے اس اعذار شکریہ سے مجھ کو بہت مسرت ہوئی جو اس زمین کے ملنے کی نسبت آپ نے کیا ہے جو گورنمنٹ نے آپ کو عطا کی ہے۔ تمام ملک ہند سے آپ کے مذہب کے اور لوگوں نے بھی میرے پاس مراسلات بغرض اظہار شکوری بھیجے ہیں اور

اس موقع پر مین اُنکے موصول ہونے کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کرتا ہوں۔ اس امر کے معلوم ہونے سے مجھ کو خوشی ہوئی کہ آپ کے مذہب کے والیان ملک سے بہت فیاضانہ مدد آپ کو ملی ہے اور بالخصوص ہزہائینس بیگم صاحبہ بجا و لپور سے انین بیگم صاحبہ کی اعلیٰ فیاضی سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ آج یہ رسم نصب سنگ بنیاد ادا کر رہے ہیں جبکی غرض سے ہم سب جمع ہوئے ہیں۔ یہ معلوم ہونے سے مجھ کو بہت خوشی ہوئی کہ لکھنؤ کے حکام مول آپ کے ندوہ سے توجہ اور مہربانی کے ساتھ سلوک کرتے رہے ہیں۔ ہمارے اس جلسہ کا افتتاح اس طرح ہوا کہ فارسی صاحب نے چند آیات آپ کے مذہبی کلام پاک میں سے پڑھیں۔ مین اب اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ چند مناسب موقع آیات قرآن شریف کی پڑھکر اس کلام کی انجام دہی کیلئے دعائے خیر و برکت کریں اور بعد اسکے مین سنگ بنیاد نصب کرونگا اور میری خواہش دلی ہے کہ جو دارالعلوم بیان قائم ہوا سمین ہر طرح کامیابی حاصل ہو۔



اشتہار چھپائی مطبع شمسی گرہ

پاک پروڈکٹ کار کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مطبع مذکورہ الصدر کو جاری کئے ہوئے ابھی توڑا ہی
عرصہ ہوا ہے کہ چاروں طرف سے کتابیں بغرض طبع آئی شروع ہو گئیں۔ اگرچہ ہمارا ایک مطبع
اسی نام کا حیدر آباد دکن میں اپنے فرض منصبی کو ادا کر رہا ہے اور عرصہ بارہ سال میں اتنا مشہور
ہوا اور اتنا کام ملا کہ ایک مطبع اگر وہیں ہی جاری کرنے کی نوبت آئی۔

مطبع شمسی اگر کہ چھپائی کا نمونہ کتاب خود موجود ہے۔ بہین چھپائی۔ لکھائی صفائی کی تعریف
کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جب چیز سامنے موجود ہے قدر دان خود اچھے بُرے
کو پرکھ لیں گے۔ اب رہا مزید وہی اتنا ستا کہ لوگ تعجب کریں گے۔ اگر کتاب
کی تعداد دو ہزار ہے تو اعلیٰ درجہ کے چکھنے والی جی کاغذ پر جسکی چھپائی لکھائی مثل اس
کتاب کے ہوگی ایک روپیہ کے ۵۴ جزو اگر تعداد ایک ہزار ہے تو ۴۰ جزو

جن صاحبوں کو ہمارے اگرہ کے کارخانہ میں کتاب۔ نقشہ۔ فارم طبع کرانا ہو وہ شہر سے
خط و کتابت کریں مگر صاحبان حیدر آباد دکن کو خط و کتابت کی بھی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی
کیونکہ محمد ابراہیم خان اکبر آبادی مالک مطبع شمسی بازار شیدی عنبر حیدر آباد
دکن میں موجود ہیں جسے ہر معاملہ بالمشافہ نہایت آسانی کے ساتھ سٹے ہو سکتا ہے۔

ہفت

المش

محمد بشیر الدین خان منیر مطبع شمسی گرہ

نور حسن

۳۷۸۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

الحمد لله

۱- از این که غرض از این کتاب

۱۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا جہنم کا اجر ہے۔

[illegible]

کتابخانه ملی افغانستان
کتابخانه ملی افغانستان
کتابخانه ملی افغانستان

۱۔ حق تعالیٰ کی تعریف و ثناء
 ۲۔ حق تعالیٰ کی صفات و اوصاف
 ۳۔ حق تعالیٰ کی نعمات و کرمات
 ۴۔ حق تعالیٰ کی قدرت و جلال
 ۵۔ حق تعالیٰ کی رحمت و کرم
 ۶۔ حق تعالیٰ کی حکمت و تدبیر
 ۷۔ حق تعالیٰ کی عظمة و کبریا
 ۸۔ حق تعالیٰ کی جلال و کبریا
 ۹۔ حق تعالیٰ کی عظمت و کبریا
 ۱۰۔ حق تعالیٰ کی جلال و کبریا

۱۔ کتابیں پڑھیں۔
 ۲۔ کتابیں لکھیں۔
 ۳۔ کتابیں بیچیں۔
 ۴۔ کتابیں خریدیں۔
 ۵۔ کتابیں دیکھیں۔
 ۶۔ کتابیں سنیں۔
 ۷۔ کتابیں چمکیں۔
 ۸۔ کتابیں چھوئیں۔
 ۹۔ کتابیں چھوڑیں۔
 ۱۰۔ کتابیں چھوڑ دیں۔

